# باوضو سونے کی فضیلت کس کو حاصل ہو گی؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0442 تاریخ:25-10-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ یہ مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ سونے کے لیے وضو کرنا مستحب ہے، مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ اگر کسی نے سونے کے لیے وضو کیا اور نیند آنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ ایسے ہی دعائیں وغیرہ پڑھ کر سو گیا، تو اس کو حدیثوں میں بیان کیے گئے باوضو سونے کے فضائل حاصل ہوں گے؟ اس مستحب پر عمل کرنا کہلائے گا یا نہیں؟ نیز اگر کسی کا پہلے سے وضو ہو، تو اب سونے کے لیے دوبارہ وضو کرنا ہو گا یا پہلے والا وضو کافی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سونے کے لیے وضو کے مستحب ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب نیند آئے اس وقت سونے والا باوضو ہو، لہٰذا اگر کسی نے سونے کے لیے وضو کیا اور نیند آنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ گیا، تو اب دوبارہ وضو کرنا ہو گا، ورنہ احادیث مبارکہ میں بیان کیے گئے فضائل حاصل ہوں گے نہ ہی اس مستحب پر عمل ہو گا، کیونکہ **اولاً** تو خود ان احادیث مبارکہ میں ہی باوضو سونے کی قید ہے۔ **ثانیاً** یہ کہ معتبر و معتمد شارحین حدیث اور فقہائے کرام علیہم الرحمۃ نے بھی اس کی صراحت فرمائی ہے۔ **ثالثاً** یہ کہ باوضو سونے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اسی رات اس شخص کا انتقال ہوا تو پاکیزگی کی حالت میں ہو گا اور ایسا شخص خواب میں شیطان کے وسوسہ سے محفوظ رہتا

ہے جس سے اس کو خواب زیادہ سچے آتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ فوائد و مقاصد اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں، جبکہ باوضو ہونے کی حالت میں نیند آئی ہو ورنہ نہیں۔

نیز جو پہلے سے باوضو ہو، تو اس کو فضیلت کے حصول کے لیے سونے کے لیے دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں، بلکہ وہی پہلے والا وضو کافی ہے، کیونکہ اصل مقصود باوضو سونا ہے اور وہ پہلے سے حاصل ہے۔

باوضو سونے کے متعلق صحیح بخاری شریف میں ہے: ”عن البراء بن عازب، قال: قال النبی صلی اللہ علیه وسلم: إذا أتيت مضجعك، فتوضأ وضوءك للصلاة، ثم اضطجع على شقك الأيمن، ثم قل: اللهم أسلمت وجهي إليك، وفوضت أمري إليك، وألجأت ظهري إليك، رغبة ورهبة إليك، لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك، اللهم آمنت بكتابك الذي أنزلت، وبنبيك الذي أرسلت، فإن مت من ليلتك، فأنت على الفطرة، واجعلهن آخر ما تتكلم به“ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ، تو نماز کے جیسا وضو کرو، پھر اپنی سیدھی کروٹ پر لیٹ جاؤ، پھر کہو (اللهم أسلمت وجهی إليك، وفوضت أمری إليك، وألجأت ظهری إليك رغبة ورهبة إليك، لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك، اللهم آمنت بكتابك الذي أنزلت، وبنبيك الذی أرسلت) تو اگر تمہارا اسی رات انتقال ہو گیا، تو تم فطرت پر مروگے اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بناؤ۔ (صحیح البخاری، ج 01، ص 58، دار طوق النجاه)

اس حدیث کے تحت باوضو سونے کے فوائد بیان کرتے ہوئے علامہ ابن ملقن علیہ الرحمۃ توضیح میں لکھتے ہیں: ”وفائدته: مخافة أن يموت في ليلته فيموت على طهارة؛ لأنه أصدق لرؤياه، وأبعد من لعب الشيطان به في منامه“ ترجمہ: اور باوضو سونے کا فائدہ یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کو اسی رات موت آجائے، تو باوضو سونے کی صورت میں اس کا انتقال طہارت کی حالت میں ہو گا، کیونکہ باوضو سونے سے خواب زیادہ سچے آتے اور ایسا شخص اپنے خواب میں شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے محفوظ رہتا ہے۔

(التوضیح لشرح الجامع الصحیح، ج 29، ص 205، دار النوادر)

اسی طرح مسند احمد اور سنن ابو داؤ میں ہے،واللفظ للآخر:"عن معاذ بن جبل، عن النبی صلی اللہ علیه وسلم، قال: «ما من مسلم يبيت على ذكر طاهرا، فيتعار من الليل فيسأل الله خيرا من الدنيا والآخرة إلا أعطاه إياه"ترجمہ:حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان ذکر الہی پر پاکیزگی کی حالت میں رات گزارے پھر رات کو اٹھے اور اللہ سے دنیاو آخرت کی بھلائی کا سوال کرے، تو اللہ اس کو وہ عطا فرمائے گا۔

(سنن ابی داؤد،ج04،ص310،المکتبۃ العصریہ،بیروت)(مسند احمد،ج36،ص373،مؤسسۃ الرسالہ)

علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ مرقاۃ المفاتیح میں اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لمعات التنقیح میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں،واللفظ للآخر:"قوله (يبيت) اى ينام على ذكر من الاذكار وقوله (طاهرا) اى متوضا"ترجمہ:رات گزارنے سے مراد اذکار میں سے کوئی بھی ذکر کرتے ہوئے سوجانا ہے اور پاکیزگی کی حالت سے مراد باوضو ہونا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح،ج03،ص908،دار الفکر)(لمعات التنقیح،ج03،ص327،بیروت)

علامہ زین الدین عبد الرؤف مناوی علیہ الرحمۃ تیسیر و فیض القدیر میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں :"شرط لذلك المبيت على طهر لان النوم عليه يقتضى عروج الروح وسجودها تحت العرش الذى هو مصدر المواهب فمن بات على حدث أو خبث لم يصل الى محل الفيض"ترجمہ:اس فضیلت کے حصول کے لیے پاکیزگی پر سونے کو شرط قرار دیا گیا ہے، کیونکہ پاکیزگی کی حالت میں سونے سے روح آسمان کی طرف چڑھتی اور عرش الہی کے نیچے سجدہ کرتی ہے، جو کہ بخششوں کا منبع ہے لہٰذا جو حالتِ حدث یا نجاست میں سوئے، تو اس کی روح محلِ فیض تک نہیں پہنچتی۔

(التیسیر شرح الجامع الصغیر،ج02،ص367،مکتبۃ الامام الشافعی)

(فیض القدیر،ج05،ص497،المکتبۃ التجاریۃ الکبری،مصر)

علامہ شرنبلالی علیہ الرحمۃ مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں:"وندب الوضوء للنوم علی طهارة" ترجمہ: طہارت پر سونے کے لیے وضو کرنا مستحب ہے۔ اس کے تحت حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:"(قوله: للنوم على طهارة) ظاهره إنه لا يأتي بذلك المندوب إلا إذا أخذه النوم وهو متطهر فلو تطهر ثم اضطجع وأحدث فنام لا يكون آتيا به" ترجمہ: مصنف علیہ الرحمۃ کا قول: طہارت پر سونے کے لیے، اس عبارت کا ظاہر یہ ہے کہ اس مستحب پر عمل کرنے والا وہی کہلائے گا جس کو پاکیزگی کی حالت میں نیند آئے، لہٰذا اگر کسی نے وضو کیا، پھر وہ لیٹا اور اس کا وضو ٹوٹ گیا، پھر وہ ایسے ہی سو گیا، تو وہ اس مستحب پر عمل کرنے والا نہیں کہلائے گا۔

(حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ج 01، ص 83، دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان)

جو پہلے سے با وضو ہو، تو سونے کے لیے دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں، چنانچہ اوپر ذکر کی گئی بخاری شریف کی حدیث کے تحت علامہ ابن ملقن اور علامہ بدر الدین عینی علیہما الرحمۃ اپنی شروح بخاری اور علامہ نووی علیہ الرحمۃ شرح مسلم میں لکھتے ہیں، واللفظ للعینی:" فيه أن الوضوء عند النوم مندوب إليه مرغوب فيه ۔۔ثم إن هذا الوضوء مستحب وإن كان متوضئا كفاه ذلك الوضوء، لأن المقصود النوم على طهارة مخافة أن يموت في ليلته، ويكون أصدق لرؤياه وأبعد من تلعب الشيطان به في منامه" ترجمہ: اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ سونے کے وقت وضو کرنا، پسندیدہ ہے اور اس کی طرف رغبت دلائی گئی ہے، پھر یہ وضو مستحب ہے اور اگر کوئی پہلے سے باوضو ہو، تو اس کو یہی وضو کافی ہے کیونکہ مقصود باطہارت سونا ہے یہ خوف کرتے ہوئے کہ کہیں اسی رات انتقال ہو گیا (تو وضو کی حالت میں موت آئے گی) اور یہ کہ باطہارت سونے سے خواب زیادہ سچے آتے اور اس کے خواب میں شیطان اس کو وسوسہ ڈالنے سے دور رہتا ہے۔ (عمدة القاری، ج 03، ص 187، ادار إحياء التراث العربي، بيروت)

(شرح مسلم للنووی، ج 17، ص 32، دار إحياء التراث العربي، بيروت) (التوضيح، ج 29، ص 205، دار النوادر)

فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ ”نزھۃ القاری“میں لکھتے ہیں :”سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے، ہمارے نزدیک یہ بھی شرط ہے کہ اگر باوضو نہ ہو تو۔“

(نزھۃ القاری، ج01، ص605، فرید بک سٹال)

اسی طرح مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اسی حدیث بخاری کے تحت مرآۃ المناجیح میں لکھتے ہیں :”یعنی اگر سوتے وقت تمہارا وضو نہ ہو اس اہتمام سے وضو کرلو جس اہتمام سے نماز کے لیے کرتے ہو مع مسواک وادائے سنن ومستحبات، یہ حکم استحبابی ہے۔“

(مرآۃالمناجیح، ج04، ص06، نعیمی کتب خانہ)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

21ربیع الثانی1446ھ/25اکتوبر2024ء



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے